یہ اخبار ہفتہ وار جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

اخبار
اہل حدیث
امرتسر

جلد ۵ نمبر ۲۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور اسلام کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت پیشگی آنی چاہیے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) مضامین متعلقہ بشرط پسند و فرصت درج کیے جاسکینگے مگر ناپسند واپس کرنے کا وعدہ نہیں

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ	عہ
والیان ریاست سے	۱۰
رؤسا و جاگیرداران سے	للعہ
عام خریداروں سے	۱۲
ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ	۵ شلنگ
ششماہی	۳

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

مورخہ ۱۹ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹ جون ۱۹۰۸ء یوم الجمعہ

سر سید احمد خان اور مرزا صاحب قادیان

علیگڑھ گزٹ مورخہ ۱۶ جون میں مرزا صاحب قادیانی کی موت خبر لکھتے ہوئے حلیم سلیم ایڈیٹر نے اپنے علم کے دریا میں اگر بہت سی باتیں مرزا صاحب کی تعریف میں ایسی لکھی ہیں جو تمام امت کے خلاف نہیں ہیں بلکہ علیگڑھ کے باوا آدم سر سید احمد خان کے بھی خلاف ہیں ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب نے مذہب اسلام کی حمایت میں نہایت سرگرمی دکھائی ہے آپکی طرز تحریر نہایت پر زور اور جذبیلی ہوتی تھی"

سر سید نے مرزا کی تصنیفات کی نسبت جو ریویو کیا تھا گو وہ بہت مختصر تھا مگر معانی کے لحاظ سے بہت جامع۔ لطف یہ ہے کہ اس ریویو کو مرزا صاحب نے رسالہ دافع الوساوس میں خود نقل کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ "چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ سید احمد صاحب نے اپنے ایک دوست کے نام جو سیالکوٹ میں رہتے ہیں اس عاجز کی تالیفات کی نسبت لکھا تھا کہ ۔ ایک قدم

کسی کو فائدہ نہیں پہونچا سکتیں یعنے کل صداقت سے خالی ہیں نہ صرف یہ تقلید بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک دفعہ سید صاحب نے ایک اخبار میں چھپوا بھی دیا تھا کہ کسی سے الہامی پیشگوئی کا ظہور میں آنا یا مکاشفات و مخاطبات الٰہیہ سے مشرف ہونا ایک غیر ممکن امر ہے اور اگر کوئی ایسا دعوے کرے تو وہ مجانین میں سے ہے صفحہ ۲۱"

افسوس ہے کہ ہم سید کی اس رائے سے متفق نہیں کہ مرزا صاحب کی تصنیفات مفید نہیں بلکہ ہماری رائے یہ ہے کہ مرزا کی تصنیفات اسلام کو سخت مضر ہیں کیونکہ مرزا کی تحریرات متعلقہ عقائد خود سے قطع نظر متعلقہ اسلام کا یہی خلاصہ ہے کہ اسلام میں ایسا کمال ہے کہ اسکی اتباع سے میرے جیسے باکمال آدمی پیدا ہو سکتے ہیں اگر غور دیکھا جائے تو یہی ایک فقرہ ایسا ہے کہ مخالفین اسلام کو جو مرزا کی کیفیت سے آگاہ ہیں اسلام سے سخت رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

ہم سجگہ ایک واقعہ پیش کرتے ہیں تاکہ ہمارے مکرم دوست ایڈیٹر موصوف

مذاکرہ علمیہ اس ہفتہ بند نہیں ہوا ملتوی ہوا ہے ایک دو مضمون باقی ہیں آئندہ درج ہونگے انشاء اللہ (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اپنی اس غلطی کو واپس لیں جو انہوں نے مرزا کی تصنیفات کی نسبت روا رکھی ہے دیتے ہیں
کی ہے۔ ہم اپنے دوست سے مکرر التماس کرتے ہیں کہ وہ حوالہ مندرجہ ذیل کو بغور
پڑھیں پھر ہمکو بتلادیں کہ کیا ایسے شخص کی تصنیفات مفید اسلام ہو سکتی ہیں حوالہ
مذکور یہ ہے۔ حکیم نورالدین راس المجانین اپنے رسالہ نورالدین میں لکھتے ہیں۔

ایک نہایت لطیف اور ضروری نکتہ میں نے اس مضمون کو قبل از نماز عشاء حضرت امام ہمام خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا آپ نے فرمایا ان اعتراضوں کی اصل یہ ہے معجزات اور خوارق کا انکار یہ لوگ اسی ایک رد میں ان تمام ہزاروں معجزات کو شامل کرتے ہیں جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور یہ لوگ اور ان کے دل دماغ نیچری بھی بدقسمتی سے اسی قسم کے اعتراضوں یا وسوسوں میں مبتلا ہیں اور جہاں کہیں معجزہ کا ذکر ہوا اسے ہنسی اور ٹھٹھے میں اڑا دیا اس وقت مناسب یہ ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت اور تحدی سے دیا جاوے کہ جس قدر معجزات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن میں مذکور ہیں ان سب کے صدق اور حقیقت کے ثابت کرنے کے لئے آج اس زمانہ میں ایک شخص موجود ہے جس کا یہ دعویٰ ہے کہ اسے وہ تمام طاقتیں کامل طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو ملی تھیں۔ جو عجائبات خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے ہاتھ پر سینکڑوں کو دکھلائے وہی عجائبات زندہ اور قادر خدا آج اس کے ہاتھوں پر دکھلانے کو موجود اور تیار ہے کوئی ہے جو آزمائش کے لئے قدم اٹھاوے (ص ۱۲)

ناظرین! بغور دیکھئے کہ مرزا صاحب نے اس کلام میں اسلامی حمایت کی [illegible] ہیں کی ہے۔ تمام خارق عادت امور [illegible] اپنا وجود پیش کر دیا ہے کہ تمام انبیاء کی [illegible] [illegible] سو کافر ہوا [illegible]

ہم اس مضمون کو زیادہ دلچسپ بنانے کے لئے ایک حوالہ نقل کرتے ہیں جس میں مرزا صاحب نے خاص سر سید احمد خان کو دعوت دی ہوئی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں

جبکہ یہ حال ہے کہ عقل بجائے خود کوئی چیز نہیں بلکہ ثابت شدہ صداقتوں کے ذریعے قدر و منزلت پیدا کرتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وہی سماوی ایک ثابت شدہ صداقت ہے جو اپنے اندر اعجازی قوت رکھتی ہے اور علوم غیبیہ پیش کرتی ہوتی ہے اور ہم اس دعوے کے ثابت کرنے کے ذمہ وار ہیں پھر آزمائش کے لئے کیوں متوجہ نہ ہوتا کیا ان لوگوں کا یہ شیوہ ہو سکتا ہے جو حقیقی صداقتوں کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔

اگر آپ ایک صادق دل میری طرف متوجہ ہوں تو میں خداتعالیٰ سے توفیق پاکر عہد کرتا ہوں کہ آپکو مطمئن کرنے کیلئے اس قادر مطلق سے مدد چاہوں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری فریاد سنیگا اور آپ کو ان غلطیوں سے نجات دیگا جن کی وجہ سے نہ صرف آپ بلکہ ایک گروہ کثیر گرداب شبہات میں مبتلا نظر آتا ہے × × اگر آپ تھوڑی سی زحمت اٹھا کر اور بزرگواری کے مجاہدوں سے الگ ہو کر چند ہفتہ اس عاجز کی صحبت میں رہیں تو میں امید رکھتا ہوں کہ آپکے یہ سب شبہے امور مافوق العقل بڑی آسانی سے آپ کو معقول اور ممکن دکھائی دیں گو آپ اپنے خیال میں فلسفہ اور سائنس کا نچوڑ اپنے دماغ میں جمع رکھتے ہیں اور نیچر کے تمام دروازے [illegible] کرکے نئی روشنی سے منور ہو چکے ہیں لیکن **عزیز من** ناراض نہ ہوں آسمانی روشنی شئے دیگر ہے اور مغربی علوم کی روشنی دیگر۔ اگر آپکو اس روشنی کی تاریکیوں اور مضرتوں کی کچھ خبر ہوتی تو آپ اسلام کی اُمیّت کو اس نابکار روشنی پر ہزار مرتبہ ترجیح دیتے اور دین العجائز اختیار کرکے اور اس زمانہ کے دجالی فتنوں سے ڈر کر اور ایمانی امور پر صبر کی خواہش کرکے ہمیشہ تضرع سے یہ دعا کیا کرتے کہ **ربنا افرغ علینا صبراً وتوفنا مسلمین**

معزز ایڈیٹر صاحب بغور ملاحظہ فرمائیے کہ مرزا صاحب اسلامی صداقتوں کے ثبوت میں کیا طریق اختیار کرتے تھے۔

ہم [illegible] انصاف سے کہینگے یہ نہیں کہ آج کہنے لگے بلکہ آج سے مدت پہلے ہم اس [illegible] کا اظہار کر چکے ہیں کہ قطع اختلاف رائے کے [illegible] [illegible] ہیں کیونکہ سر سید اپنی رائے کے پکے ہیں [illegible] کہتے ہیں مگر مولانا [illegible] کلام کو جسکا جواب دینا انکو ضروری ہوتا تو انہی کے الفاظ میں پورے [illegible] کر کے کتاب اور صفحہ کا نشان بتلاتے تھے مگر قادیانی صاحب [illegible] ایسا کرنے کو گویا جرم جانتے ہیں یہی وجہ ہے کہ قادیانی حضرات کی تصنیفات سے کوئی شخص مخالف [illegible]

ء سر سید کو طرز تحریر لکھنے میں کیسی تعلی دکھائی ہے۔ ایڈیٹر

مناظرہ کرنے پر قدرت نہیں رکھتا۔ جب کسی نے ہمارے اس دعویٰ کا ثبوت
ہمسے لینا ہو وہ مرقع قادیانی بابت ماہ اگست ۱۹۰۸ء ملاحظہ کرے مختصر یہ
ہے کہ مرزا صاحب سے قطع نظر آپکی الہامی شان کے ایک مصنف کی حیثیت
سے بھی اسلام کو کچھ فائدہ نہیں پہونچا۔ مناظرہ میں کوئی نیا اصول آپنے ایجاد
نہیں کیا ہو گا اور ہو۔ بخلاف اس کے ہم ثبوت دیکر کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے ایجاد
کردہ اصول و دلائل سے انہوں نے کہیں کہیں بطور سرقہ کے کام لیا ہے۔

غرضکہ مرزا صاحب کی وہی مثال ہے جو قرآن شریف میں ہے۔ یَدْعُوا لَمَنْ
ضَرُّهُ أَقْرَبُ مِنْ نَفْعِهِ لَبِئْسَ الْمَوْلَىٰ وَلَبِئْسَ الْعَشِيرُ

مرزائی دوستو! ہماری اس تاریخ لکھنے سے تم نے خفا نہ ہونا کیونکہ ہمارا
اور مرزا صاحب کا برابر کا جوڑ تھا ہم خود انکی جدائی میں مغموم ہیں تم نے اگر خفگی
کا اظہار کیا تو یاد رکھنا ؎

شیشۂ مے کی طرح اے ساقی ۔۔۔ ہم بھی بیوست کر کے بیٹھے ہیں

بے حیائی تیرا آسرا

مرزا قادیانی اپنی دعا سے مر گیا
خدا کی شان تمام عمر میں اسکی

یہ ایک ہی دعا قبول ہوئی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا اور مولوی ثناء اللہ میں سے
جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جاوے چنانچہ خود بدولت
۲۶ مئی کو اس دار فانی سے تشریف لے گئے چونکہ اسکا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ
مرزائی مرزاجی کے دعاوی کو جھوٹا سمجھکر تائب ہو جاتے شاید انکو یہ منظور نہیں
اسلئے (بقول خود) مرزاجی کی جوتیوں کے غلام اڈیٹر بدر نے ایک نوٹ لکھا ہے
جو ناظرین کی خدمت میں پیش ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ:

یاد رہے کہ جہاں کہیں حضرت نے ایسا لفظ لکھا ہے۔ کہ اگر میں جھوٹا ہوں
تو میں ہلاک ہو جاؤں گا یا کسی مخالف کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا سو
آپ کی اس قدر کامیابی کے ساتھ زندگی کا پورا ہونا۔ اور آپکے بعد
آپکے قائم کردہ سلسلہ کا پوری قوت اور رفاقت کے ساتھ قائم رہنا اس
امر کی دلیل ہے کہ آپ ہلاک یا خائب نہیں ہوئے ہاں آپ فوت ہوئے اور
آپکی رفع الی اللہ تعالیٰ کی طرف ہوئی جیسا کہ پہلے سے پیشگوئی میں درج
تھا ہاں ہلاکت کی مثال آپکے مخالفین نے دکھائی جیسا کہ چراغدین
جمونی جو مسیح بنتا تھا مگر آج کوئی اسکا نام بھی نہیں لیتا۔ ڈاکٹر بابو الٰہی بخش جو موسیٰ
بنتا تھا مگر آج کوئی نہیں جانتا۔ کہ وہ کون تھا۔ اور ڈاکٹر ڈوئی جس کے
ہزاروں مرید تھے اور جسکے پاس کروڑوں روپیہ تھا حضرت کی پیشگوئی*
سے ایسا فنا ہوا کہ اُسکا نام و نشان مٹ گیا۔ اور یہی ہلاکت ناکامی اور
نامرادی انشاء اللہ ان مخالفین پر وارد ہوگی جو اب تک مسیلمہ کذاب کی
طرح زندہ ہیں۔ کہ وہ ہلاک ہوں گے اور انکا کوئی نام لینے والا باقی نہ رہیگا۔

ایڈیٹر بدر نے اس تحریر سے مرزا صاحب کی نبوت پر اور پانی پھیر دیا کیونکہ آپکے
نزدیک ہلاکت یعنی کامل موت یہ ہے کہ اُسکا مذہب اور مشن سب برباد ہو جائے
حالانکہ مرزا صاحب ہمیشہ اپنے دشمنوں کی ہلاکت لکھا کرتے تھے سب سے پہلے سوامی
دیانند بانی آریہ سماج کو ہلاک شدہ بتلاتے تھے اُس سے بعد پنڈت لیکھرام آریہ
کی ہلاکت پر تو آپکو بڑا ناز تھا مگر افسوس کہ آج معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا ناز بالکل بیجا
تھا نہ دیانند ہلاک ہوا نہ لیکھرام مرا کیونکہ انکا مشن برابر زندہ بلکہ ترقی پر ہے
سوامی کا نام زندہ رکھنے کیلئے کئی ایک سکول کالج اور پریس ہندوستان میں موجود
ہیں علیٰ ہذا القیاس لیکھرام کا مشن بھی زندہ رکھنے کو کل آریہ سماج خصوصاً رسالہ
آریہ مسافر اور اخبار مسافر جنکو اُڑتے روپیے دیکھا جاتا ہے تو گمان پڑتا ہے کہ
شائد بقاعدہ تناسخ پنڈت مذکور کی روح اس میں حلول کر آئی ہے۔

اسکے علاوہ حضرت مولانا شمس العلماء سید محمد نذیر حسین صاحب قدس اللہ سرہ
اور مولانا رشید احمد صاحب مرحوم و مغفور کی موت کو مرزا صاحب اپنی مخالفت
کا نتیجہ بتلاتے تھے ایڈیٹر مذکور نے ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ بھی از
قسم ہذیانات ہی تھا کیونکہ ان دونوں بزرگوں کا مشن آجتک زندہ ہے اور انشاء اللہ
زندہ رہیگا انہی دونوں بزرگوں سے بالواسطہ ایک مستفیض (خاکسار) کے
سامنے مرزاجی اور مرزائیوں کو آج یہ دن نصیب ہوا کہ عام شہرہ ہے خس کم جہان
پاک ۔

ہم حیران ہیں کہ ان لوگوں کے علم و عقل پر تو زوال آیا ہی تھا حیا پر بھی آگیا
او ظالمو! تمہیں شرم نہیں آتی کہ دنیا کے کروڑہا مخالفوں میں سے جب کوئی مرتا
تھا تو تمہارا دجال اکبر جھٹ سے کہا کرتا تھا کہ میری مخالفت او مباہلہ سے مرا ہے
آج یہ کیا آفت تم پر آئی ہے کہ تم کو لینے کے دینے پڑ گئے جس اصول سے تمہارا دجال
اکبر کام لیتا تھا آج اُسی اصول سے تمہارے مخالف کیوں کام نہیں لیتے۔ ہوش کرو
غفلت سے اٹھو آخر کب تک اس دنیا میں رہو گے۔ کب تک مرزا کے لنگر کی روٹیاں

* سچے ہو تو اس پیشگوئی کا حوالہ دو ورنہ جھوٹے کی سزا لعنت ہے تو دو۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

ہرگز ادا کرو گے اور اگر خدا پر تم لوگوں کو ایمان نہیں تو ہندوانہ طور پر مخلوقات ہی سے حیا کرو مرنے والا تو مر گیا اب تمہاری باتیں بنانے سے کیا ہوگا۔ یہ تو تم جانتے ہو کہ تم مرنے والے سے باتیں بنانے میں کچھ چڑھ کر نہیں ہو پھر جب اہلحدیث نے خدا کے فضل سے اُسکا ناطقہ اتنا بند کر دیا کہ وہ اپنے اشتہار مباہلہ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء میں چیخ اُٹھا تھا کہ اہلحدیث نے میری عمارت کو ہلا دیا ہے تو تم بھلا کس شمار و قطار میں ہو۔ اسلئے ہوش سے بات کیا کرو۔ وہ پہلے دل میں یہ سمجھ لیا کرو کہ اہلحدیث کا ایڈیٹر جسکے حق میں تمہارے گرو مہاراج نے موت کی بد دعا کی تھی وہ فبفضلہ تعالیٰ زندہ ہے۔

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

پیران نمے پرند مریدان ہمے پرانند

مرزا قادیانی کے مرنے پر بہت سے لوگوں کو الہام ہونے کا شوق پیدا ہوا لا بحکم اُسکی موت سے عبرت حاصل ہونی چاہئے تھی مگر خدا کی شان جاری ہے اور ازلی

سنئے ایڈیٹر الملقب نے سوچا کہ ہم کیوں پیچھے رہیں جھٹ سے انہوں نے اپنے پیر مرشد حافظ جماعت علی شاہ سیالکوٹی کا الہام شائع کر دیا کہ حضرت شاہ صاحب دبدبۃ العارفین نے اپنی وعظ میں مرزائے قادیانی کی نسبت ان اللہ لا یخلف المیعاد پیشگوئی کی تھی کہ مرزا قادیانی بہت جلد عذاب کی موت سے مریگا۔ (۲۹ مئی سنہ ۱۹۰۸ء)

کیا کہنے ہیں ایسے الہاموں کے دیکھئے کیسے صاف لفظوں میں الہام ہے کہ بہت جلد مریگا۔ غور سے دیکھا جائے تو یہ الہام بھی قادیانی مشین ہی سے نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے ہم حیران ہیں اور اس حیرانی کو ظاہر کرنے کے لئے ہمیں لفظ نہیں ملتے کہ ان لوگوں نے الہاموں کو کیا سمجھ رکھا ہے ہر ایک شخص ادنے اعلے اپنی تمنا اور حدیث نفس کو الہام ہی سے ظاہر کرنا چاہتا ہے شاباش ہے کہ مریدان تو ایسے الہاموں کو بھی ماننے کے لئے طیار ہیں جنکی لفظ ہی ایک ہے کہ بہت جلد مر جائے گا جیسے یہ پیر ہیں تو ہم انکو نیک مشورہ دیں کہ یوں کہہ دیا کریں کہ یہ کام ایام ہفتہ کے اندر اندر ہو جائیگا اور اس سے بھی واضح کہنا ہو تو یوں کہہ دیا کریں کہ یہ کام دن کو یا رات کو ضرور ہو جاویگا۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو المطلب گ نا ہے پبلک کی طرف سے ان مطلوں میں اُن کی قدر ہوگی کہ ...

این کرامت ولی ماچہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

موت کے بعد مرزا غلام احمد کا اپنے حق میں تحریری فیصلہ

(از نامہ نگار)

تمام اہل اسلام اور دیگر اہل مذاہب کی خدمت میں عرض ہے کہ مرزا غلام احمد کی تحریر ذیل کو غور سے پڑھیں اور پھر جملہ مریدان مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اطلاع کر دیں کہ وہ بھی مرزا صاحب کی اس تحریری وصیت کو پڑھ سنکر فوراً اُس پر عمل کریں اور ضد و تعصب دل سے نکالکر حق کیطرف رجوع کریں۔

دیکھو اخبار البدر نمبر ۲۹ جلد ۲۔ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۴ میں ہو بہو یہ ہے کہ جب: میں نے دعوت شروع کی تو میں اکیلا تھا اور اب تین لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے۔ اور میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ اور کوئی مہینہ بغیر نشانوں کے نہیں گذرتا مگر باوجود ان تمام علامتوں کے طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جسکے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں۔ اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود و مہدی موعود کو کرنا چاہئے تھا۔ تو پھر میں سچا ہوں۔ اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں اسلام فقط غلام احمد۔

حکیم نور الدین صاحب کی خدمت میں چند سوال:

(۱) درحقیقت مرزا صاحب کے تین لاکھ سے زیادہ مریدوں کی فہرست آپ نام بنام مرتب کر سکتے ہیں؟

(۲) تین لاکھ نشانات کی بجائے آپ ایک لاکھ* نشان کی فہرست دکھلا سکتے ہیں؟

(۳) میں آپ سے حلفاً دریافت کرتا ہوں کہ عیسیٰ پرستی کا ستون مرزا صاحب زندگی میں ٹوٹ گیا اور بجائے تثلیث کے توحید پھیل گئی؟

(۴) علت غائی ظہور میں آگئی؟

(۵) جو کام مسیح موعود اور مہدی مسعود کو کرنا چاہئے تھا وہ مرزا صاحب کر گئے؟

* ہم تو ایک پر بھی قناعت کر سکتے ہیں کوئی دکھائے بھی (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

(۶) کیا مرزا صاحب کا یہہ تحریر کرنا کہ اگر کچھہ نہ ہوا اور مین مرگیا تو پھر سب لوگ گواہ رہین کہ مین جھوٹا ہون سچ ہے یا بیشک سچ ہے۔ ایڈیٹر

(راقم العبد تاج محمد مختار چک نمبر ۳ ٹھٹھہ گوگیرہ ضلع گوجرانوالہ)

علمائے سے ایک سوال

مسائل ثلاثہ کے جواب حدیث سے دیوین تو آٹھہ آنہ غریب نذر دینے کا وعدہ کرتا ہون واللہ علی ما نقول وکیل۔

اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کا غسل کس مقام مین کیا۔ (منیٰ۔ نمرہ۔ عرفات) مواضع ثلاثہ مین کس جگہہ۔

دوم حضرت نے سات کنکریان فضل بن عباس رض سے مزدلفہ مین چنوالیا باقی کنکریان حضرت نے ۱۱۔۱۲۔۱۳ ذوالحجہ کو کہان سے لین۔

سوم حضرت نے ۱۱۔۱۲۔ ذوالحجہ کو نماز ظہر پڑھکر رمی جمار کیا یا رمی جمار کرکے نماز ظہر پڑھا۔

اگرچہ قیاس ہوتا ہے کہ جب سات کنکریان مزدلفہ سے لین تو باقی ۶۳ کنکریان ضرور منیٰ سے لی ہون گی۔ اور جبکہ بعد زوال کے رمی جمار فرمایا تو معلوم ہوتا ہے کہ نماز ظہر سے پہلے رمی جمار کیا۔ مگر مین کوئی حدیث یا اثر تلاش کرتا ہون جس مین تصریح ہو۔ (اغتسل یوم عرفة بعرفة او بنمرة او بمنی) (والتقط باقی الحصی من منی) (وانتظر زوال الشمس فلما زالت رمی ثم صلے الظهر) مولانا غور کرکے تحریر کیجیے مین خریدار اہلحدیث نمبری ۱۲ ہون جواب مطلوب اہلحدیث مین شایع کرین۔

اڈیٹر۔ بوجہ کم فرصتی کے علماء کرام کو تکلیف دیجاتی ہے کہ مسئلہ ہذا کا جواب عنایت فرماوین۔

مجنون کی نسبت فتویٰ

ہمارے مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب از گنگا دانے ایک فتویٰ بغرض اشاعت بھیجا تھا جو بھی معرض غفلت مین رہا آج ہم اسکو درج کرتے ہین علماء کرام اُسکے متعلق اراہپا کرکے اطلاع بخشین۔ وھو ہذا۔

کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ ہندہ کا شوہر مجنون ہے۔ ہندہ کو نان ونفقہ نہین دیتا۔ ہندہ چاہتی ہے کہ اپنے شوہر مجنون سے خلع کرے۔

الجواب۔ ان الحکم للہ لا علم لنا الا ما علمتنا۔ بدلیل احادیث عن جمیل بن زید وعن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما برص جنون اور جذام اُن عیوب مین سے ہے کہ اُن سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے۔ وہ حدیثین یہہ ہین۔ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی غفار مین سے ایک عورت کو نکاح کیا پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر داخل ہوئے اور اپنے کپڑون کو رکھا اور فراش پر بیٹھے تو اُسکے پہلو مین سفیدی یعنے برص کو دیکھا پس فراش سے علیحدہ ہوگئے پھر فرمایا کہ تو اپنے کپڑے لیلے اور جو اسکو مہر دیا تھا کچھہ نہ لیا روایت کیا ہے اس حدیث کو احمد نے اور سعید نے اپنے سنن مین۔ دوسری حدیث حضرت عمر سے روایت ہے کہ تحقیق انہون نے فرمایا کہ جو عورت کہ اُسکو دیوانگی یا جذام یا برص ہو اور اُسکے سبب کوئی آدمی دھوکھا دیا جاوے تو اُس عورت کے لئے اُسکے عوض مین جو مرد نے اُس سے جماع کیا ہے اُسکا مہر ہے اور اس مرد نے جو مہر دیا ہے وہ اُس شخص پر ہے جس نے اُسکو دھوکھ دیا۔ کذا فی الموطا۔ اور ایک لفظ مین ہے کہ حضرت عمر رض نے برص اور جذام والی عورت اور مجنون مین یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب مرد اُس سے دخول کرے ان دونون کے درمیان تفریق کیجاوے اور اُسکا مہر اُس سے اُسکے جماع کرنے کا عوض ہے اور وہ مہر اُس مرد کے لئے اس عورت کے ولی پر ہے دار قطنی اور مرد کے عیوب سے عورت کو واقف نہ کرایا جاوے اُسکے لئے بھی یہی حکم ہوگا۔ ان دونون حدیثون مین اسبات کی دلیل پائی گئی کہ برص اور جنون اور جذام ان عیوب سے ہین کہ اُن سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے صحابہ اور اُنکے بعد مین سے جمہور اہل علم اسطرف گئے ہین کہ عیوب سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے اگرچہ عیوب کی تفصیل اور اُن عیوب کے معین کرنے مین جن سے نکاح فسخ ہوتا ہے اختلاف ہے جب صحابہ اور سلف کے فتاوی مین تامل کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے کسی خاص مین عیب کے ساتھہ روکنا خاص نہین کیا حضرت علی اور عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے ان تین عیبون کے سوا عورت کے فرج کی بیماری بھی ثابت ہے۔ پس جنون اور جذام اور برص مین عورت کے ساتھ مشارک ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرد مجنون کو ایک سال کی مہلت دی اور فرمایا کہ اس مدت کے اندر ہوش مین آجاوے تو فبہا ورنہ ان دونون مین تفریق کرادیجاوے ابن مسعود اور مغیرہ رضی اللہ عنہما نے بھی مہلت کو اختیار کیا ہے اور عثمان اور معاویہ اور مسعود رضی اللہ عنہم مہلت نہین دیتے۔

باستدلال احادیث متذکرہ بالا وآثار صحابہ وفتاوی سلف متبعہ اور ائمہ مجنون شوہر کے درمیان مناسب حال یا تو حسب فیصلہ حضرت عمر رضی اللہ

ahmadimuslim.de

ومذہب ابن مسعود و مغیرہ رضی اللہ عنہما کے ایک سال کی مہلت دیجاوے
یا عثمان اور معاویہ اور عمرو رضی اللہ عنہم کے مذہب کے مطابق بلا مہلت تفریق کر دیجاوے
شخص مجنون نے گر بندہ سے جماع کیا ہے تو بندہ کے لئے مہر ہے اور بندہ اپنے
شوہر مجنون کے ولی یا اُس شخص سے جسنے اُسکے شوہر کے عیب جنون کو پوشیدہ رکھکر
دھوکا دیا (اگر اسنے مہر قبض کیا ہو) پانے کی مستحق ہے۔ اگر بندہ کا فسخ نکاح بوجہ
جنون اپنے شوہر کے دخول سے پہلے ہو تو بندہ کے لئے کوئی مہر نہیں۔
سعید بن مسیب [illegible] کہتے تھے کہ جس مرد نے نکاح کیا اور وہ دیوانہ
ہے یا کوڑھی ہے تو عورت کو اختیار ہے چاہے اُسکے پاس رہے چاہے جدا ہو جائے
موطا امام محمد۔ واللہ اعلم و علمہ اتم۔ (عبدالرحیم از کشیدہ)

برادران یوسف کے متعلق فتویٰ

پیسہ اخبار لاہور نمبر ۳۲ صفحہ ۲۲ مورخہ

(از مولوی ابو الحسنات محمد عبد الغفور صاحب دانا پوری)

۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۸ء و اہلحدیث نمبر ۱۵ صفحہ ۵ مورخہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۸ء ابو محافظت لفظ برادران
یوسف بحق ہنود وارد ہے کے حکم میں دیکھنے میں آیا اس میں کہ آجکل کے بعض اخبارات
میں اسلامی مذہب کا مطلق خیال نہیں کرتے اکثر تحریروں میں دیکھنے میں آتا
ہے کہ علماء کرام کو [illegible] ہوا یا حالانکہ یہ بہت بڑی تعریف بلکہ بعینہٖ قرآن پاک کی سب
کہ اسکے مقدس الفاظ اپنے جا بجا [illegible] وہ بمقام ذم میں استعمال کریں شعرا
میں بھی یہ عیب بکثرت جاری ہے خصوصاً [illegible] کے بالکل برخلاف ہے
امام غزالی وغیرہ نے زوروں سے اسکو منع کیا ہے خود پنجاب کے ایک گزشتہ بزرگ
نے قصور سے ایک رسالہ کے ضمن میں کچھ تفصیل سے اسکو لکھکر شایع کیا ہے
ایڈیٹران اخبار کو جبکہ وہ اسلامی اخبار کہلاتے ہیں اس سے احتیاط چاہیے
اسیطرح مسئلہ بالکل بیہودہ ہے۔ برادران یوسف کو بقول اہلحدیث برادر
ناہنجار بھی مراد لینا صریح خلاف قرآن مجید ہے حضرت یوسف نے صاف فرما
دیا لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ پھر تو کیا
چار ہزار برس کے بعد تثریب کی اشاعت کرنی کیسی ہے؟
ہمارے قابل اڈیٹر صاحب اہلحدیث نے زوروں سے اسکی تردید کی ہے کہ
معلوم نہیں حضرات علماء کرام نے کس دلیل سے برادران یوسف کا پیغمبر ہونا
ثابت کیا ہے [illegible] نہیں تو وہ دلیل ملی نہیں۔ پس جواب اُن کے گذارش ہے
کہ قطع نظر بحث پیغمبری کے اس واقعہ کے بعد انکا کم از کم مسلم و صالح ہونا منصوص
قطعیہ ثابت ہے پھر صالح کو طالح سے تشبیہ دینی کیسی بری چیز ہے مسلم ہونے کا ثبوت
لیجئے قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم مَّوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ
وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِي يُوسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ
اللَّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ اور آیت إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا میں گیارہ
بھائیوں کو ستارہ سے تشبیہ دی اور صحابہ کی شان میں نص وارد ہے وَبِالنَّجْمِ
هُمْ يَهْتَدُونَ پس نتیجہ یہ نکلا کہ وہ ہادی و مہتدی و مہداۃ ہیں پس ایسوں
بزرگوں سے تشبیہ دینے میں کیوں نہ برائی ہوگی۔ ایڈیٹران اخبار کو مناسب ہے
کہ اس عنوان سے پرہیز کریں اور انکو ایسی تشبیہ دینا ہے تو برادران بیل سے
تشبیہ دیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

ایڈیٹر۔ ہم کو تو برادران یوسف کی نبوت پر اعتراض تھا شکر ہے کہ آپنے
بھی [illegible] تسلیم کر دیا ہے نہ اسکو ثابت کیا باقی رہا یہ کہ صالح کے ساتھ غیر صالح کو
تشبیہ دینا جائز نہیں تو جناب من تشبیہ اگر صالحیت کی حیثیت سے ہو تو منع ہے
اور اگر کسی اور وصف میں ہو خصوصاً اس مشہور وصف میں جو حصول صالحیت کے
پہلے کا ہو تو منع کی کوئی دلیل نہیں۔ علاوہ اسکے تشبیہ میں تو ایک وصف خاص
پر حکم ہوتا ہے مشبہ بہ کی تمام ذات اور جمیع جہات سے مطلب نہیں مثلاً حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہا کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے فضل عائشة
على النساء كفضل الثريد على الطعام حضرت عائشہ عورتوں میں ایسی
ہیں جیسا ثرید شوربے میں ۔۔۔۔ معلوم ہوگی ہوئی کو فضیلت ہے تو اس سے
یہ لازم آیا کہ حضرت عائشہ بھی کوئی کھانے کی چیز ہیں اسیطرح جو لوگ برادران
یوسف کا محاورہ بولتے ہیں انکی مراد بھی برادران یوسف کو سب امور میں تشبیہ
دینی ہوتی ہے جسکے وہ مدعی کلام نہیں، تاہم میں دیکھتا ہوں کہ ایڈیٹر وطن
نے بھی یہ محاورہ بولنا چھوڑ دیا ہے جو انکی انصاف پسندی یا عدم استقلال
پر دلالت کرتا ہے۔

اطلاع ضروری [illegible]
[illegible]
کو دوبارہ جاری [illegible] ضرور [illegible]
[illegible] اسلام شہر سیالکوٹ۔

ahmadimuslim.de

علم غیب

آتش کشتن و اخگر گذاشتن کار خردمندان نیست

(از مولانا مولا بخش صاحب مقیم جالپور۔)

مضمون مندرجہ ذیل مدت سے بغرض اندراج آیا ہوا ہے مگر ہم نہ چھاپتے تھے کہ جس کے مقابلہ پر یہ مضمون لکھا گیا ہے وہ خود ایسی تیز رفتار نہیں ہے کہ ہفتوں تک شائع نہیں ہوتا یعنے اخبار الفقہ۔ کئی روز ہوئے تقریباً چار پانچ ہفتوں کے بعد آیا تھا غالباً اپنے قدر دانوں کی ناقدری سے مالی مشکلات میں ہے چند روز ہوئے ہیں اسکے مربیوں نے باہمی چندہ کرکے اس حامی دین و ملت کو زندہ رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اسلئے ہم ان مربیان الفقہ کو (جنکے اسم نامی بھی کسی آیندہ موقع پر شائع کرینگے) ازخود ایک نیک صلاح دیتے ہیں کہ اسطرح خطرہ ہے کہ ایڈیٹر الفقہ کے غیر مقلد دوستوں کی وہ پیشگوئی سچی نہ ہو جائے جسپر ایڈیٹر موصوف نے ۳ر اگست ۱۹۰۸ء کے پرچے میں ہنسی اڑائی تھی پس آپ لوگ اگر اپنے اس حامی دین و ملت کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو اسکی ایڈیٹری کے لئے کسی لائق فائق عالم کو بلائیے ندوۃ العلماء یا مدرسہ دیوبند یا مدرسہ نعمانیہ لاہور سے کوئی جید عالم معقول تنخواہ پر بلاکر حامی ملت کو چلائے جو مضامین عالی لکھیگا جن سے مذہب حنفیہ کی تائید بھی ہو یہ کیا ہے کہ دو ایک آدمیوں کی تعریف کے سوا جس پرچے کو دیکھو بزرگان دین اور اماما ن حدیث خصوصاً امام بخاری۔ مولانا اسمٰعیل شہید اور مولانا رشید احمد صاحب وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم کا کوسنا سننے میں آتا ہے۔ ہماری اس رائے کو مخالفانہ نہ سمجھئے بلکہ اسپر خوب غور کیجئے آیندہ ضرورت محسوس ہوئی تو ہم ان مربیان کو نام بنام توجہ دلائینگے سردست اتنی گذارش کرتے ہیں کہ جو کچھ الفقہ میں بزعم خود مذہب حنفیہ کی حمایت میں سب و شتم بزرگان دین کے حق میں نکلتا ہے اسکا ثواب ان مربیان اور چندہ دہندگان کو حصہ رسدی برابر پہونچتا ہوگا کیونکہ بزرگون کا قول ہے ؎

؎ ۔ ۔ ۔ داس کار وانیسے در بید کہ دہقان نادان کہ ۔ ۔ ۔ پروید

بہرحال وہ مضمون درج ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

یہہ زمانہ کہ ہم دوش ساعت گیری وہم آغوش ساعت عظمیٰ ہے مسلمانون مین عجیب عجیب خیالات واعتقادات ظاہر ہو رہے ہین کوئی تو مرتبہ نبوۃ کو رتبہ الہیہ سے برابر کر رہاہے اور کوئی انا احمد بلا میم کے حیلہ کو اختراع کرکے آن حضور کو عین خدا ٹھہرا رہاہے اور کوئی مسئلہ وحدۃ وجود کو احداث کرکے ساری مخلوق ہی کو خدا بنا کر اس وحدہ لاشریک لہ کے وجود کا منکر ہو رہا ہے اور کسی نے رسول اللہ صلعم کو غیب دان سمجھکر آنحضور کو خداوند تعالےٰ کا مساوی و برابر بنا رکھاہے علماء کرام ہر زمانہ مین ایسے فتنون کے سرد کرنے مین ساعی رہے اور ان فتن و شرور کی آگ کو بجھاتے رہے مگر پھر بھی کچھ ان فتنون کے شرر موجود ہین اور کبھی کبھی وہ چنگاریان پوری آگ کا کام کرنے لگتی ہین چنانچہ ایڈیٹر اہل فقہ منشی غلام احمد اخگر اپنے پرچہ اہل فقہ مورخہ ۲۶ر جولائی ۱۹۰۸ء مین اپنے فتنون کے شرر اور فسادون کے اخگر کا تہلکہ کہہ کر آنحضور کو غیب دان بنا دیا حالانکہ زمانہ رسول مقبول سے آجتک جتنے علماء معتبرین اور فضلاء مستندین وائمہ مجتہدین گذرے ہین کسی کا یہہ عقیدہ نہ تھا بلکہ ایسے عقیدہ والون کو ان لوگون نے اسلام سے خارج کرکے سرحد کفر مین داخل کئے ہین۔ ایڈیٹر الفقہ نے مولوی معین القضاۃ کے رسالہ کا گویا جواب دیاہے ہم اس رسالہ کو نہین جانتے اور نہ مولوی معین القضاۃ سے واقف ہین اس رسالہ پر جو اعتراضات ایڈیٹر نے کئے ہین مین انکے جواب سے پہلوتہی کرکے ایڈیٹر کے استدلال پر جو اسنے اس مسئلہ پر کیاہے کلام کرتا ہون اور اسکے جواب دیتا ہون تاکہ عوام ایسے بداعتقادیون سے محفوظ رہین اور ایڈیٹر بھی اگر میری تحریر کو بغور دیکھے اور اسکے موافق اعتقاد رکھے تو اسکا کوئی نقصان نہین ہے بلکہ سراسر اسکی بھلائی ہے۔ گو مجھکو امید نہین کیونکہ ان لوگون کو اللہ جل شانہ سے اسقدر عداوت ہے کہ جہان کہین اللہ تعالےٰ کی عظمت وکبریائی اور اسکے صفات مخصوصہ کا بیان ہوتا ہے بس وہین وہابیت وہ بے دینی کا تہبلا کہول دیا جاتاہے۔ ایڈیٹر الفقہ لکھتے ہین "یہ تو کسی مسلمان کا عقیدہ نہین کہ حضور کو ذاتی علم مثل خدا کے حاصل تھا اور اگر ایسا کوئی مسلمان عقیدہ رکھے تو بیشک مشرک وکافر ہے" مدار شرک صفات باریتعالےٰ مین انکا ذاتی ہونا نہین ہے بلکہ مدار شرک صفاۃ مین باریتعالےٰ کے صفات مختصہ باری تعالےٰ کے ہین جو اسکی ذات کے ساتھہ مخصوص ہین پس بلحاظ اس شرک کے اختصاص صفات بار[ی]

رتیجانی ۔ ۔ ۔ ون فی ۔ ۔ ۔ بلمہ من ۔ ۔ ۔ ام احمد ۔ ۔ ۔ جریدہ ابن ۔ ۔ ۔ دمشق ۔ ۔ ۔ عضور ۔ ۔ ۔ ل پر ۔ ۔ ۔ جانتا ۔ ۔ ۔ کے۔ ۔ ۔ ۔ مین اصحاب ۔ ۔ ۔ داوفرمائی ۔ ۔ ۔ ن دافر ۔ ۔ ۔ ذی ذوالکانہ ۔ ۔ ۔ ت بہاولپور ۔ ۔ ۔ لوٹ جاری ۔ ۔ ۔ متعلقہ ۔ ۔ ۔ مشکور ہیجے

ahmadimuslim.de

اگر ایک جہت سے ہے تو اثبات اسکا غیر خدا کے لئے اسی ایک جہت سے شرک ہوگا اور اگر چند جہت سے ہے تو اثبات اسکا غیر خدا کے لئے ہر ایک جہت سے شرک ہوگا مثلاً اختصاص صفت علم چند جہت سے ہے۔ قدم اور ذاتی اور احاطہ پس اثبات اسکا غیر خدا کے لئے ہر جہت سے شرک ہوگا اگر مناط شرک فی الصفات ذاتیت ہوتی تو حال شرک فی الالوہیت کا بھی ایسا ہی ہوتا حالانکہ مشرکین اپنے معبودوں کو الٰہ ذاتی نہیں جانتے تھے کما نطق بہ القرآن اور علاوہ اسکے تکفیر مثبت علم غیب غیر خدا کے لئے جائز نہیں ہوتی حالانکہ کتب دینیہ انکی تکفیر سے مالامال ہیں کما ہی اور تقدیر قید ذاتی کی علم غیب کے ساتھ جیسا کہ آپنے اسکے بعد لکھا ہے محض بیکار و لغو ہوگی کیونکہ علم ذاتی مطلقاً خواہ علم غیب ہو یا علم شہادت مختص ذات باری تعالیٰ ہے اور اثبات اسکا غیر اللہ تعالیٰ کے واسطے شرک اکبر ہے بالجملہ علم محیط و علم غیب قطع نظر اسکے ذاتی ہونیکی جہت سے اور علم غیب کے مختص بجناب باری تعالیٰ ہے اور اثبات اسکا غیر اللہ تعالیٰ کے لئے شرک ہے ذاتی ہو یا غیر ذاتی پس ایسا عقیدہ رکھنے والا کہ رسول اللہ صلعم غیب دان تھے گو بالتبع ہو یا آنحضور کو تمام امور غیبیہ پر اطلاع تھی جیسا کہ جمہور اہل بدعۃ کا بیان ہے تو بیشک وہ مشرک و کافر ہے اور اسپر آیات قرآنی و فرمان نبوی و اقوال علما ربانی شاہد ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ سورۃ نمل یہ آیت نصاً اس امر پر دال ہے کہ سوا اللہ تعالیٰ کے جتنے آسمان و زمین کے رہنے والے و بسنے والے ہیں کوئی غیب نہیں جانتے فمن ادعیٰ علم الغیب لاحد فقد کذب اللہ تعالیٰ تفسیر جامع البیان میں ہے لما بین اختصاصہ بکمال القدرۃ اتبعہ ما ھو کاللازم لہ وھو التفرد بعلم الغیب الی قولہ واختار تلک اللغۃ لنکتۃ وھی المبالغۃ فی نفی علم الغیب عن غیرہ الخ یعنے جب اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ کمال قدرت اسی کی ذات کے ساتھ مختص ہے تو اسکے پیچھے اس چیز کو بیان کیا جو لازمۂ الوہیت ہے اور وہ اکیلا ہونا اللہ تعالیٰ کا ہے ساتھ علم غیب کے اور اختیار کرنے میں اس لغت کے ایک نکتہ ہے اور وہ مبالغہ ہے نفی علم غیب میں غیر اللہ تعالیٰ کے امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں معنی الآیۃ علی انا لا بد فی الدعوی من البرھان وعلی فساد التقلید ولما بین انہ المختص بالقدرۃ اتبعہ بیان انہ المختص بعلم الغیب واذا ثبت ذالک ثبت انہ ھو الالہ المعبود یعنے یہ آیت دال ہے اسپر کہ دعوی میں برہان کا ہونا ضرور ہے اور تقلید کے فاسد ہونے پر بھی یہ آیت دال ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ وہ مختص ہے ساتھ قدرت کے تو آپنے اسکو بھی بیان کیا کہ وہ مختص ہے ساتھ علم غیب کے اور جب یہ ثابت ہوا تو اسکا الٰہ و معبود ہونا بھی ثابت ہوا اس بیان سے علامہ امام رازی کے معلوم ہوا کہ الوہیت متصف ہونا ہے اُن صفات کے ساتھ جن کے سبب سے وہ مستحق معبود ہونیکا ہے اور وہ صفات مخصوصہ باری تعالیٰ کے ہیں جن میں کسی کو شرکت نہیں ہے کتب کلامیہ میں یہ امر مصرح ہے کہ توحید بدون نفی شریک فی الوہیت و نفی شریک خواص الوہیت مسلم و صحیح نہیں ہوتی علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں لکھتے ہیں حقیقۃ التوحید اعتقاد عدم الشریک فی الالٰھیۃ وخواصھا ولا نزاع لاھل الاسلام فی ان تدبیر العالم وخلق الاجسام واستحقاق العبادۃ وقدم ما یقوم بنفسہ کلہا من الخواص انتھی اور علم غیب کا خواص الوہیت اور مختصات باری تعالیٰ سے ہونا عبارت متقدمہ منقولہ امام رازی وغیرہ سے ظاہر ہے اور کچھ ذکر اسکا آیندہ بھی کیا جائیگا پس مثبت علم غیب و علم محیط غیر اللہ تعالیٰ کے لئے موحد نہیں ہے اور اُسکی توحید صحیح نہیں بلکہ وہ مشرک ہے وقال اللہ تعالیٰ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ اس آیت سے بھی بصراحت بطور حصر معلوم ہوا کہ خزانہ یا کنجیاں غیب کی اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں سوا اسکے کوئی نہیں جانتا تفسیر وجیز میں ہے کان الغیب فی بیتہ مقفل مفاتحہ لا توجد الا عندہ ولا یعلم الغیب الا اللہ انتہی یعنے غیب گویا اوسکے گھر میں مقفل ہے کنجیاں اُسکی اسی کے پاس ہیں اور غیب سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ وقال اللہ تعالیٰ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۖ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ یعنے اللہ تعالیٰ آنحضور کو ارشاد فرماتا ہے کہ اے رسول آپ سب لوگوں کو فرما دیں کہ مجھسے جو تم قیامت کے آنیکا وقت پوچھتے ہو تو اُسکا علم خداوند تعالیٰ کے پاس ہے اُسپر کسی کو اطلاع نہیں ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں کہ اُسکا علم مختص بجناب باری تعالیٰ ہے اور آپ یہ بھی سنا دیں کہ میں مالک نہیں ہوں اپنے نفس کے نفع و نقصان کا مگر جو چاہے اللہ اور اگر میں غیب جانتا تو بہت ساری بھلائی میں جمع کر لیتا اور مجھکو کبھی نقصان نہیں پہونچتا تفسیر جامع البیان میں ہے ای لکانت حالی من استکثار الخیر واستفزاز المنافع واجتناب السوء علی خلاف ما ھی علیہ

* مولانا ... سلسلہ اہلحدیث میں لکھا گیا ہے جو خاص ... (ایڈیٹر)

فلو اکن غالبا مرۃ ومغلوبا اخری ورابحا وخاسرا فی التجارۃ انتہی۔
یعنے اگر مین نفع ونقصان کا مالک ہوتا اور غیب کی باتین جانتا تو البتہ میری
حالت کثیرہ بھلائی اور جمع کرنے منافع دنیچنے مین برائی سے اس حالت موجودہ
کے خلاف ہوتا پہر ایسا نہوتا کہ ہم کبہی غالب ہوتے اور کبہی مغلوب اور کبہی نفع
اٹھانے والا ہوتا اور کبہی نقصان پانے والا تجارت مین۔ اور تفسیر مدارک
حنفیہ مین ہے ہو اظہار للعبودیۃ وبراءۃ عما یختص بالربوبیۃ من علم
الغیب ای انا عبد ضعیف لا املک لنفسی اجتلاب نفع ولا دفع
ضرر کالممالیک الا ما شاء مالکی من النفع لی والدفع عنی۔ انتہی۔
یعنے آنحضور کا یہ فرمانا کہ مین مالک نفع ونقصان کا نہین ہون مگر جو چاہے اللہ
اس مین آنحضور کی عبودیت کا اظہار ہے اور علم غیب سے جو مختص
ساتھ اللہ تعالے کے ہے آنحضور کی بیزاری وبرأت
ظاہر فرمائی گئی ہے یعنے مین بندہ کمزور ہون مجکو
جلب نفع ودفع ضرر پر اپنے نفس کے اختیار
نہین ہے مگر جو میرا مالک میرا نفع چاہے
اور ضرر کو دفع کرے۔ اور تفسیر بیضاوی
مین ہے وہو اظہار للعبودیۃ والتبری
عن ادعاء العلم بالغیوب۔ انتہی۔ اور
تفسیر کبیر مین ہے۔ احتج الرسول علی عدم
علمہ بالغیب بقولہ۔ ولو کنت اعلم الغیب
لاستکثرت من الخیر انتہی۔ آہ افسوس جس امر سے
آنحضور کو بیزاری ہو اسکو آج جہوٹے محبان رسول آپکے لئے ثابت کرین
صحیح بخاری مین ہے ابن عمر سے قال رسول اللہ صلعم مفاتیح الغیب
لا یعلمہن الا اللہ ولا یعلم ما تغیض الارحام الا اللہ ولا یعلم ما فی
غد الا اللہ ولا یعلم متی یاتی المطر احد الا اللہ ولا تدری نفس
بای ارض تموت الا اللہ ولا یعلم متی تقوم الساعۃ الا اللہ یعنے آن
حضور فرماتے ہین کہ خزانے غیب کے نہین جانتا انکو مگر اللہ تعالے اور نہین
جانتا ہے جو کم کرتی ہے رحمون کو مگر اللہ تعالے اور نہین جانتا ہے جو کل ہوگا
مگر اللہ تعالے اور نہین جانتا ہے کوئی کہ پانی کب برسیگا مگر اللہ تعالے اور
نہین جانتا ہے کوئی کہ وہ کب مریگا مگر اللہ تعالے اور نہین جانتا ہے کہ قیامت
کب قائم ہوگی مگر اللہ تعالے یعنے علم ان سب کا مخصوص بجناب باریتعالی
ہے عن عائشۃ قالت ومن زعم انہ صلعم یخبر الناس ما یکون فی
غد فقد اعظم علی اللہ الفریۃ واللہ تعالی یقول قل لا یعلم من
فی السموات والارض الغیب الا اللہ اخرجہ البیہقی وامام احمد
وعبد بن حمید وبخاری ومسلم وترمذی ونسائی وابن جریر وابن
المنذر وابن ابی حاتم ابو الشیخ وابن مردویہ کذا فی تفسیر در منثور
للسیوطی۔ یعنے حضرت عائشہ فرماتی ہین اور جسنے یہ گمان کیا کہ آنحضور
لوگون کو ان باتون کی خبر دیتے ہین جو کل ہونے والی ہین اس نے اللہ پاک پر
بڑا افترا کیا حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ آپ ای رسول کہدین کہ نہین جانتا
ہے جو آسمان وزمین مین رہتا ہے غیب کو سوائے اللہ تعالے کے۔

(باقی آئندہ)

یادگار مرزا

احباب کی فرمایش سے مرزا صاحب کی زندگی کے بڑے بڑے
کارنامے اور مشہور پیشگوئیان ایک جگہ جمع کرکے رسالہ
کی صورت مین شائع ہونگی جسکی قیمت ۳ ؍ ہوگی مرزا قادیانی کے
خریدارون کو تو مفت گہر بیٹھے پہونچیگا باقی احباب جو چاہین ۳ ؍ قیمت اور محصول
بہیجکر منگالین مفت تقسیم کرانیوالون سے پچیس عدد پر مبلغ للعہ پچاس کے
مبلغ ۲ سو کے مبلغ ۸ لئے جائینگے احباب کرم سے توقع
ہے کہ اس رسالہ کو ضرور شائع کرینگے۔ یہ نہ سمجھین کہ مرزا مرگیا
اسکی اذیت موجود ہے اور وہ آگے سے مکائد پہنچا رہے ہیں کرنا ان کا
(منیجر)

غریب فنڈ

غریب فنڈ مین اصحاب
ذیل نے امداد فرمائی
ہے۔

میان اللہ رکہا صاحب ٹیلر ماسٹر سوڈان (افریقہ) ۱؍
میان محمد اسماعیل صاحب محلہ ملسی منڈی ڈاکخانہ
گلزار باغ پٹنہ۔ ۱۲؍
میان محمد غوری صاحب۔ دارا بروٹ ریاست بہاولپور
(سائل) ۸؍
از فتوی فنڈ ۱۰؍
بقایا سابقہ ۱۵؍
میزان کل ۱؍۱۲
ایک اخبار بنام میان مولا بخش رنگریز سمبریال ضلع سیالکوٹ جاری
کیا گیا۔ باقی ۱۲؍

معاصرین کا شکریہ۔ جن ہمعصر اخبارات نے میرا اشتہار متعلقہ
موت مرزا قادیانی پورا یا کچھ حصہ درج کیا ہے خاکسار انکا ممنون ومشکور ہے
جزاہم اللہ خیرا۔ ابو الوفا ثناء اللہ۔

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۱۷۷ - جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم حصول نبوت سے معراج شریف تک اللہ پاک کی عبادت کس طریق سے کرتے تھے؟ اور بعد معراج کے جبکہ پنجوقتہ نماز فرض ہوئی تب سے بدین وفات شریف تک آپ کس طرح پر عبادت کرتے رہے؟ اور اگر اس بارہ میں کوئی کتاب ہو تو اس کے نام وغیرہ سے بھی مطلع فرمائیں؟ (سائل عبدالنعیم خوشنویس نمبر ۱/۱۲۴ اندرباہم گٹ بہار دکن) +

ج نمبر ۱۷۷ - نبوت سے پہلے آپ کی عبادت مختلف طریقوں سے تھی - ذکر - فکر اور خلوت وغیرہ - بعد نبوت کے جو کچھ قرآن و حدیث میں ہے اسی طرح کرتے تھے جس کا بیان کسی قدر کتاب سفر السعادت میں ملتا ہے جو عربی - فارسی اور اردو تینوں زبانوں میں ہے +

س نمبر ۱۷۸ - حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ مبارک میں کسی مسلمان کو نماز سکھائی اور بتائی تو کیسی بتائی؟ اگر کوئی ایسی تشریح کی جائے + (ایضاً)

ج نمبر ۱۷۸ - ایک حدیث مشہور مسیء الصلوٰۃ کی ہے اس میں صاف ذکر ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت کے سامنے نماز اچھی طرح نہ پڑھی تو آنحضرت نے اس کو اپنے پاس بلا کر سکھایا کہ اس طرح نماز پڑھا کر کہ پہلے تکبیر کہہ کر کھڑا ہو - پھر اچھی طرح سے رکوع کیا کر - پھر رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جا اور مستقل کھڑا ہونے کے بعد اچھی طرح سے سجدہ کر - غرض تمام ارکان حضور نے سکھائے (جن لوگوں کی ہدایت کے لئے آپ پوچھتے ہیں ان کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ کی غنیۃ الطالبین دکھائیے وہ ایسی آیات و حدیث سے بے نہو نگے وہ تو پیر کے تابع ہیں خدا اور رسول کے نہیں) +

س نمبر ۱۷۹ - نماز کے متعلق یہ چار فعل مشہور ہیں یعنی سینہ پر ہاتھ باندھنا اور سینہ کے نیچے ہاتھ باندھنا اور زیر ناف ہاتھ باندھنا اور دونوں ہاتھ چھوڑ کر نماز یہ چاروں فعل حضرت رسول مقبول نے کیا ہے یا ایک ہی فعل حضور انور سے ثابت ہے؟ اور اگر چاروں فعل آپ نے کیا ہے تو کن کن وقتوں میں کیا ہے اور آپ ایک ہی طریقہ سے نماز ادا کرتے تھے یا مختلف قسم سے؟ اور یہ چاروں فعل آپ نے کیوں کیا؟ اس کی وجہ کیا ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۷۹ - چاروں طریق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑھنا میری نظر سے نہیں گذرا - سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث ابن خزیمہ کی روایت سے آئی ہے۔ زیر ناف باندھنے کی صاحب ہدایہ نے نقل کی ہے لیکن حافظ زیلعی نے تخریج ہدایہ میں لکھا ہے کہ زیر ناف کی روایت حضرت علی کا قول ہے مرفوع (آنحضرت کا قول) نہیں - ممکن ہے کبھی زیر ناف بھی باندھے ہوں مگر کھلے چھوڑنے کی روایت تو کہیں نہیں ملتی +

س نمبر ۱۸۰ - ایک شخص نماز پنجوقتہ اپنے گھر میں پڑھتا ہے وہ کہتا ہے کہ دنیوی کاموں کی وجہ سے میرا جانا مسجد کو نہیں ہوتا ہے میں بالکل عدیم الفرصت ہوں - اس صورت میں اس شخص کی نماز ہوگی یا نہیں؟ یہ شخص نماز جمعہ کے لئے ہمیشہ برابر مسجد میں آیا کرتا ہے اور جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرتا ہے + (ایضاً)

ج نمبر ۱۸۰ - ایسا شخص گنہگار ہے بلکہ بموجب حدیث شریف خطرہ ہے کہ اس کی نماز قبول نہ ہوگی نماز اسی لئے تو فرض ہے کہ امور دنیا سے کچھ وقت نکال کر مالک کی عبادت کرو خدا فرماتا ہے رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ - اللہ کے بندے وہ ہیں کہ جنکو دنیا کے کام اللہ کے ذکر اور نماز وغیرہ سے غافل نہیں کر سکتے -

س نمبر ۱۸۱ - ایک مسلمان پابند صوم و صلوٰۃ ہے اور شرک و بدعت اور دیگر ممنوعات و منہیات شرعیہ سے بالکل متنفر اور محترز ہے اور کوئی چیز نشہ لانے والی کبھی نہیں کھاتا ہے اور ہر قسم کے مسکرات سے قطعی مجتنب ہے - وہ چرٹ - سگارٹ یا بیڑی وغیرہ کبھی نہیں پیتا ہے ہاں تمباکو کی بیڑیاں فروخت کرتا ہے یا کسی کی فرمائش پر تمباکو کی بیڑیاں مزدوری سے بنا دیتا ہے اور بیڑیوں کے بنا دینے کی مزدوری لیتا ہے - پس ایسی صورت میں اس مسلمان شخص کی روزی حلال کی سمجھی جائیگی یا حرام کی؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۸۱ - تمباکو کی حرمت کوئی قطعی یا منصوص نہیں البتہ ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت نے منع فرمایا ہے کہ نشہ لانیوالی یا دماغ میں فتور چڑھانیوالی چیز کو استعمال نہ کیا کرو بہت سے علماء تمباکو کو اس میں شامل کرتے ہیں اس لحاظ سے شخص مذکور کی کمائی گو حرام نہیں لیکن اور کوئی روزگار ملے تو اسے چھوڑ دے +

ہمارے محتاط اہل عزیمت +

س نمبر ۱۸۲ - جو زیور سال میں ۱۱ ماہ رکھا رہتا ہو اس پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں اور جو پہن کر رکھا رہتا ہو اس کی زکوٰۃ اصلی قیمت پر دینا چاہئے یا قیمت موجودہ پر؟ (غریب اہلحدیث نمبر ۱۱۵۷ - از چکوال)

ج نمبر ۱۸۲ - گیارہ ماہ رکھا رہے یا بارہ ماہ غرض جو پہننے کیلئے بنایا گیا ہو خواہ مدت بعد کبھی شادی وغیرہ میں پہنا جائے - اس کا وہی حکم ہے جو جواب ۱۸۱ میں گذرا - ہاں ہمارے نزدیک زکوٰۃ واجب ہے وہ حالت موجودہ کی قیمت سے دلاتے ہیں +

اطلاع - فتووں کی غلطی پر ہر ایک صاحب اطلاع دے سکتے ہیں - (ابوالوفا ثناء اللہ)

[illegible]

انتخاب الاخبار

لنڈن میں بھی ایک انجمن ہندی مسلمانوں نے اپنے ملکی حقوق کی نگہداشت کیلئے قائم ہوئی ہے۔

عبد المنان صاحب از نگپور لکھتے ہیں کہ میرا لڑکا فوت ہو گیا ناظرین ہمدردی ہیں میرے لئے اور مرحوم کے لئے دعا خیر کریں۔ اللہم اغفر لی و لوالدیہ

حشمت صاحب مدرس مدرسہ رحمانیہ دانا پور محلہ سلطان شاہی اطلاع دیتے ہیں کہ حدیث پڑھنے والے طلباء مدرسہ میں آئیں۔

بمبئی میں ایک مشہور مسمی رتن سنگھ دیپ سنگھ کچھ عرصہ سے مختلف مقامات میں پولیٹیکل معاملات پر لکچر دیتا پھرتا تھا۔ لکچر سننے کے لئے لوگوں کا بہت ہجوم ہو جاتا تھا۔ اب کمشنر پولیس بمبئی نے اس کو تحریری حکم بھیجکر ۳ مہینے تک بمبئی میں تقریرین کرنے سے منع کر دیا۔

کسی ایشیائی کو جسمین ہندوستانی بھی شامل ہیں کناڈا میں اسوقت تک داخل نہیں ہونے دیا جائیگا جب تک کہ اسکے پاس ۲۰۰ روپے موجود نہوں

دہلی کے خزانہ سے ۳۰ ہزار روپے کے ساورن جوتی پرشاد نے چرا لئے تھے مجسٹریٹ نے بعد ثبوت جرم اسکو دو سال قید با مشقت کی سزا دی ۲۶ ہزار روپے کے جواہرات زیور اور نقدی ملزم کے گھر سے نکلی وہ ضبط ہو کے خزانہ میں داخل کر دی گئی۔

ایران کی مجلس وزارت پھر قائم ہوئی منصور السلطانہ وزیر اعظم اور علاء السلطنہ وزیر خارجہ مقرر ہوئے۔

انگلستان کے شاہی خاندان کے وظائف میں ۰۰۰ ۴۷ پونڈ صرف ہوتے ہیں جن میں سے ۰۰۰ ۱۱ پونڈ صرف ملک معظم اور ملکہ کے ذاتی اخراجات کیلئے مخصوص ہیں (پونڈ پندرہ روپیہ)

عبد الغفور خان پیشکار عدالت منصفی گورکھپور کو ۶ ماہ کی سزا اس جرم میں ہوئی کہ انہوں نے ایک مقدمہ کی مسل میں کسی جائیداد کا نقشہ بدل دیا تھا۔

لاہور میں ۱۴ جون اتوار کو راوی سیلا رام کے تالاب پر مسٹر شمٹس مشہور جرمن پہلوان کی کشتی کریم بخش پہلوان سے ہوگی۔ رہا جو شام کے ساتھ جو چھوڑا جائیگا۔ اسی تاریخ کو مرزا قادیانی کا وہ مضمون جو لکھتے لکھتے مر گئے تھے ٹون ہال میں سنایا جائیگا۔

انگلستان کی پارلیمنٹ میں ایک بل پیش ہونیوالا ہے۔ جسکی رو سے لڑکوں میں تمباکو نوشی کی بری عادت کا انسداد کیا جائیگا۔ گو اس بل سے ایک بہت بڑی اخلاقی بہتری متصور ہے لیکن ساتھ ہی اسکے مجوزہ بل کے پاس ہو جانے سے گورنمنٹ کو ۵ لاکھ پونڈ کا نقصان ہوگا۔

ہالینڈ میں دس ہزار ہوا چکیاں ہیں جن میں سے ہر ایک ۳۰۰ ایکڑ زمین کی آبپاشی کرتی ہے اس ملک میں ایک سال میں ایک ایکڑ کی آبپاشی کا اوسط خرچ ساڑھے سات روپیہ ہے۔

مولوی سمیع اللہ خان بہادر سی ایم جی مرحوم کی یادگار میں علیگڈھ کالج کے صدر دروازہ پر میں لکچر روم تیار ہوں گے۔ اس کے لئے مرحوم کے صاحبزادہ نواب سربلند جنگ مولوی حمید اللہ خان بیرسٹر ایٹ لا چیف جسٹس حیدر آباد نے دو ہزار روپیہ دیا ہے۔

انڈیا میڈل کے نام سے ایک نیا تمغہ تیار ہونیوالا ہے۔ اور مہم ذکا خیل اور مہم مہمند میں شریک ہونیوالوں کو دیا جائیگا۔

یہ خبر غلط ہے کہ لدھانہ سے قصور تک نئی ریلوے لائن نکلے گی۔ لودہران کی جگہ اول غلطی سے تار خبر میں لودیانہ لکھا گیا۔ اصل میں یہ شاخ قصور سے لودہران تک بنیگی اور اسکا طول دو سو دس میل ہوگا۔

شملہ میں زلزلہ معلوم کرنیکے آلات رکھے ہوئے ہیں۔ ان سے بدھ گذشتہ کو معلوم ہوا کہ یہاں سے قریب چار یا پانچسو میل فاصلے پر کہیں زلزلہ آیا ہے یہ قریب ۵ بجے شام کو تھا۔ اگرچہ ہنوز صحیح مقام کا پتہ نہیں لگا سکے۔

مصر کے ایک دولتمند سلیمان احمد مظلوم پاشا اور انکے بھائی نے (۱۷۵) رمین رفاہ عام کے لئے وقف کی ہے۔ اسکی آمدنی میں سے (۱۰۰۰) پونڈ سالانہ انجمن عروۃ الوثقیٰ کو تعلیمی کام کے لئے ملیں گے۔ پچاس پونڈ سالانہ کی رقم دو اندھی یتیم لڑکیوں کی شادی میں صرف کیجائیگی جنہوں نے انجمن کے زنانہ مدرسوں میں دستکاری سیکھی اور تعلیم پائی ہو (۱۰۰) پونڈ سالانہ ان دو طلبا کو ملینگے جو انجمن کے مدارس سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد مدارس عالیہ میں اپنی تعلیم کی تکمیل کریں۔

سلطان المعظم نے پریزیڈنٹ جمہوریہ امریکہ کو بیش قیمت قالین بطور تحفہ دوستانہ کے ارسال فرمائے ہیں۔ یہ قالین خاص سلطانی کارخانہ ہنکیم میں تیار ہوئے ہیں۔

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ [illegible] قرآن مع ترجمہ [illegible] دوسرے [illegible] کالم میں ترجمہ کے لفظوں کی تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ شاید و باید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف [illegible] لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے کے چارہ نہو [illegible] جو ہیں ۵ جلدیں [illegible]

جلد اول سورۂ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲؍

جلد دوم سورۂ آل عمران و نساء قیمت ۱۲؍

جلد سوم سورۂ مائدہ۔ انعام۔ اعراف قیمت [illegible]

جلد چہارم سورۂ نحل قیمت ۱۲؍

جلد پنجم سورۂ فرقان تک قیمت [illegible]

پانچوں جلدوں کی مجموعی قیمت [illegible]

فتوحات اہلحدیث۔ چیف کورٹ پنجاب اودھ۔ بنگال اور انگلستان کے فیصلجات بحق اہل حدیث۔ قیمت ۲؍

دلیل الفرقان۔ بجواب اہل القرآن مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۲؍

حق پرکاش۔ آریوں کے گرو اور آریہ سماج کے بانی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراضات کئے ہیں انکا مفصل جواب ۸؍

ترک اسلام۔ جہاشہ دھرمپال نو آریہ سابق عبد الغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۸؍

تغلیب الاسلام مکمل جواب تہذیب الاسلام عبد الغفور دھرمپال [illegible]

نہایت عمدہ [illegible] ہے جلد اول قیمت [illegible] جلد دوم قیمت [illegible] جلد سوم [illegible] جلد چہارم قیمت [illegible] چاروں جلدوں کے خریدار کو [illegible]

مباحثہ [illegible] مشہور معروف مباحثہ جو ماہ جون [illegible] میں بمقام نگینہ [illegible] آریہ سماج [illegible] ہوا تھا قیمت [illegible]

[illegible] عربی کو نہایت آسان طرز سے لکھدیا ہے [illegible] اردو [illegible] مطلب [illegible] سمجھ سکے اور کلام سیاسب [illegible] نامی گرامی علماء کا [illegible] قیمت [illegible]

مرقع دیانندی۔ اس رسالہ میں بحوالہ اصل عبارات ثابت کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے بانی دیانند جی جو کچھ کہتے تھے خود اسکا خلاف کرتے۔ آریہ مباحثات کے متعلق سوطا باتیں کا لیے نظیر ذخیرہ قیمت ۳؍

مباحثہ دیوریا۔ مقام دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ جو اہل اسلام اور آریہ سماج کے مابین ہوا تھا قیمت ۸؍

تقابل ثلاثہ توریت انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت۔ قیمت [illegible]

اہلحدیث کا مذہب فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کون کون مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکار کرتے ہیں۔ قیمت ۳؍

مرزا صاحب قادیانی کی یادگار

دفتر اہلحدیث میں مرزا صاحب کی یادگار قائم کرنے کیلئے یہ تجویز ہوا ہے کہ آپکی سوانح عمری یعنی کتاب **چودھویں صدی کا مسیح** اخیر جون تک بجائے [illegible] کے [illegible] کو دیجائیگی۔ اور رسالہ **الہامات مرزا** بجائے [illegible] کے [illegible] کو دیا جائیگا محصول ڈاک علاوہ۔ مرقع قادیانی جلد اول [illegible]

المشتہر

منیجر مطبع اہلحدیث۔ امرتسر

نظر مرواں حقوق نسواں

یہ کتاب قرآن و حدیث اور فقہ کی رو سے عورتوں کے حقوق اور پردہ جائز محبوبہ شارع علیہ السلام کی حمایت میں علامہ مولانا سراج الدین احمد صاحب سرآرج [illegible] نے [illegible] والے [illegible] لا مذہبان کی بیہودہ تحریرات کے جواب میں بطریق تحفظ اسلام لکھی ہے جو پردہ جایز کے مخالف ہیں۔ کتاب ہذا صورت باعتبار مضامین اور لکھائی چھپائی و کاغذ وغیرہ کے اعلیٰ درجہ کی ہے۔ لہذا اہل اسلام حضرات اسکی خریداری میں بہت جلد حصہ لیں۔ قیمت صرف [illegible] علاوہ محصول

المشتہر

منیجر اخبار صحیفہ بجنور

حسب الارشاد جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب چھپ کر شائع ہوا۔

[illegible]